اسے دراز ریش دکھایا گیا۔ اور دانتوں سے D.N.A ٹیسٹ حاصل کرنے اور اس کے دو بیٹوں کے لاشوں کی نمائش کی گئی، جو کہ خود امریکی و مغربی انسانی حقوق کے علمبرداروں کے مطابق حقوق انسانی اور جنیوا کانفرنس کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

19-12-03 عالم اسلام کے عظیم اسکالر ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے ہفت روزہ غزوہ کو انٹر یو دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان، شیشان اور دوسری جگہوں پر مسلمانوں کی جدو جہد شرعی جہاد ہے۔ جب کافر مسلمانوں سے ان کی زمین و آزادی چھین لیں اور ان کی دینی و اخلاقی اقدار کو پامال کرنے لگیں تو اہل اسلام کے سامنے صرف جہاد کا راستہ عزت افزا راستہ ہے۔

30-6-04 نوائے وقت میں جناب سلطان محمود صاحب نے ''عراق میں برطانوی فوجیوں کے مظالم'' کے نام سے برطانیہ کے ایک مقبول ترین اخبار ''ڈیلی مرر'' کے حوالے سے عراق کے بدنام زمانہ ابوغریب جیل میں عراقی مجاہدین اور قیدی نوجوانوں پر ڈھائے جانے والے روح فرسا مظالم کی جھلکیاں تصویروں کے ساتھ شائع کیں جنہیں دیکھ اور پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یقین نہیں آتا کہ دن رات انسانی حقوق کا راگ الاپنے والے لوگوں کی زیر نگرانی اس قدر اخلاق باختہ اور انسانیت سوز مظالم کیئے جاسکتے ہیں۔ چشم فلک نے ایسا بھیانک اور شرمناک عمل ظہور اسلام سے قبل بھی نہ دیکھا ہوگا۔ نیرو، ہلاکو اور چنگیز کو بھی برطانیہ و امریکہ نے مات دیا۔ ''مرر'' میں شائع ہونے والی یہ رپورٹ بے شمار انگریز و مسلمان قارئین کیلئے انتہائی دلدوز اور اشکبار ثابت ہوئی۔ بے شمار قارئین کو پوری رپورٹ پڑھنے اور تصویر دیکھنے کا حوصلہ نہ تھا۔ حالانکہ جنیوا کنونشن اور ''انسانی حقوق کا عالمی منشور'' کی دفعہ (5) میں ہے کہ ''کسی شخص کو جسمانی اذیت، ظالمانہ انسانیت سوز یا ذلت آمیز سزا نہیں دی جائے گی''

''مرر'' کی جرأت انگیز رپوٹ سے یورپ بالخصوص برطانیہ میں تھرتھلی مچ گئی، اور انصاف پسند لوگوں نے مطالبہ کیا کہ انسانی وقار کا پوری دنیا میں جنازہ نکال کر رکھ دینے والے منحوس فوجیوں کا کورٹ مارشل کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے''

10-7-04 صدر صدام حسین کے ہاتھوں اور پیروں کو زنجیروں میں جکڑ کر آدھا گھنٹے کی سماعت کیلئے عراقی عدالت میں پیش کیا گیا۔ 67 سالہ باریش صدر کے ہاتھ بہت دبلے نظر آرہے تھے۔ انہوں نے اپنے خلاف سات الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''مجرم میں نہیں بش ہے، میں اب بھی صدر ہوں'' اور انہوں نے دستاویزات پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

(نوائے وقت: 2 جولائی 04) (جاری ہے)

قسط: 6

# نوجوان نسل کی بے راہروی اور اس کا علاج

محمود اسماعیل السلمانی

## تیسرا سبب: بری عادات واطوار اور اس کا علاج

ہر وہ صفت جو انسان کی سیرت وکردار میں نکھار پیدا کرتی ہو' اخلاقِ حسنہ کہلاتی ہے۔اس کے ذیل میں شرم وحیا، رحم دلی، جذبہ ایثاروقربانی، تواضع وانکساری، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، خوداعتمادی، عدل واعتدال اور سخاوت وفیاضی وغیرہ شامل ہیں۔

جو اوصاف قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہوں، عام سنجیدہ لوگ بھی انہیں پسند نہیں کرتے۔ اور یہی صفات ''اخلاقِ رزیلہ'' یعنی بری خصلتیں کہلاتی ہیں۔اس کے تحت بے حیائی، خودغرضی، ظلم وزیادتی، شقاوتِ قلبی، بدسلوکی، دروغ گوئی، بخل اور تکبر وغیرہ آتی ہیں۔ذیل میں ان اخلاقِ ذمیمہ پر نگاہ دوڑاتے ہوئے ان کا علاج بھی بیان کیا جاتا ہے، تاکہ ہم خود ان بری خصلتوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھیں اور اپنے نورِ چشمان کو بھی بچا کر انہیں مخلوق میں ہردلعزیز اور اللہ پاک کی بارگاہ میں محبوب ومقرب بناسکیں۔

[ا] **بے حیائی:** دینِ فطرت ہونے کے ناتے اسلام نے شرم وحیا کو دین کا ایک اہم ترین حصہ قرار دیا ہے۔حدیث شریف میں ہے: ''**الحیاء شعبة من الایمان** [مسلم، کتاب الایمان:۱۵۲] **"ولا ایمان لمن لا حیاء له** ''[سنن ابن ماجه، صحیح ابن حبان] ''**شرم وحیا ایمان کا اہم حصہ ہے، اور جو حیا سے عاری ہو، وہ ایمان سے بالکل خالی ہوتا ہے۔**''

بے شرمی کی قباحت صرف شریعت محمدیہ کا حکم نہیں، بلکہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ تمام شریعتوں میں اس کی شناعت واضح کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ انبیائے سابقہ علیھم الصلاۃ والسلام کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں: ''**اذا لم تستحی فاصنع ما شئت** ''[بخاری، کتب الانبیاء:۵٤] ''**جب تم شرم وحیا کی دولت سے تہی دست ہو، تو جو کچھ جی میں آئے کر گزرو!**'' شرم وحیا انسان کا زیور ہے اور بے حیا شخص اخلاق حسنہ اور ایمان وعمل سے یکسر خالی ہوتا ہے، اس میں مروّت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ بے حیائی کا دوسرا نام بدگوئی اور بدکرداری ہے، ایسے لوگ چوپایوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ بدزبان اور تندخُو ہو، کیونکہ یہ اوصاف جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ نبی

آخرالزمان ﷺ کا ارشادگرامی ہے:"**الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة ، والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار**"[احمد بسند صحیح] "**حیاایمان کا حصہ ہےاورایمان جنت میں لے جانے والا ہے،اور بدگوئی' اجڈپن کی علامت ہےاور بداخلاقی کےخُوگردوزخ والے ہیں۔**"

حیا کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہرقسم کی برائی سے بچائے۔آنکھ، زبان، پیٹ اور شرمگاہ وغیرہ کی کما حقہ نگرانی کرے۔یعنی بُری نگاہ سے کسی کو نہ دیکھے، زبان سے کسی کی برائی نہ کرے، شرم گاہ کو حرام کاری سے بچار کھے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:"**استحیوا من الله حق الحیاء**" قال قلنا: یا نبی الله (ﷺ)! انا نستحیی والحمد لله قال: "**لیس ذٰلک، ولٰکن الاستحیاء من الله حق الحیاء أن تحفظ الرأس وما وعیٰ، وتحفظ البطن وما حویٰ، وتذکر الموت والبلیٰ، ومن أراد الآخرة ترک زینة الدنیا، فمن فعل ذٰلک فقد استحییٰ من الله حق الحیاء**" [الترمذی،احمد ۱/ ۳۸۷] "رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:"**اللہ تعالیٰ سےشرم وحیا کرنے کا حق ادا کرو۔**" صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ پاک سے حیا کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"**میری مراد یہ نہیں، بلکہ اس حیا کا حق یہ ہے کہ اپنے سر**(دماغ)**اوراس کے ذخیرے** (عقائد ونظریات) **کی حفاظت کرے،اوراپنے پیٹ اوراس میں موجود چیزوں کی نگہداشت** (حرام سے اجتناب) **کا اہتمام کرے،اوراپنی موت اور اخروی آزمائشوں کو یاد رکھے۔اور جوکوئی دارِآخرت کے حصول کا ارادہ کرے،وہ دنیاوی زیب وزینت سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔پس جوکوئی اس معیار پر پورااترا،اس نے اللہ پاک سے شرم وحیا کرنے کا حق ادا کردیا۔**"

حقیقت یہی ہے کہ بے شرم انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے ایمان اور ملعون ہے۔نیز لوگوں کی نظر میں بھی وہ معاشرے کا گھٹیا ترین شخص ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:"**ما کان الفحش فی شیٔ قط الا شانه وما کان الحیاء فی شیٔ قط الا زانه**"[ابن ماجه،الزهد ٤١٨٥] "**بے حیائی جس چیز میں بھی ہوٗاسے عیب دار بنادیتی ہے اورحیا جس چیز میں بھی پائی جائے' اس کو زینت دیتی ہے۔**"

ذرااپنے اردگردنظر دوڑائیے!ہمارا معاشرہ کہاں پہنچ چکا ہے!..... ہروہ شہوانی مرض جس کی وبا یورپ اورامریکہ میں بری طرح پھیل چکی ہے، دھیرے دھیرے ہمارے معاشرے میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے۔شہروں میں "کلب" کے نام پر فحاشی کے اڈے قائم ہورہے ہیں۔آزادیِ نسواں کی شکل میں بے پردگی اور بے حیائی فروغ پارہی ہے۔آج ہم یورپ میں نقاب، اسکارف اور برقعہ وغیرہ پر پابندی کے خلاف **اخبارات** کے صفحات سیاہ کررہے ہیں، مگر اپنے گھر، ماحول اور